رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

۲۷

نمبر	۱۹۱۳ء	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	جلد ۴۱

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اردو کا قاعدہ	۱ر ۶ پائی	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اردو کی دوسری کتاب	۲، ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	حیات المسلمین	۸ر
اردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	۱ر	اسلام میں مسیح اردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اسکی تردید از روے اسلام	۲ر
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش ویدین اردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۶ پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول

من تصنیف ایڈورڈ اے آئینٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی

من تصنیف قاضی میر محمد۔ کونجہی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس

من تصنیف عبد الاحد از کائرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہیگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو اور رومن میں چھاپی گئی قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر۔ یہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر۔ رومن ۲ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدونکی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ

صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران

یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلیئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھر لئے بھی یہی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۱۲ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے اُمید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ ابھگیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ ہبادی ٹوکری۔ ۳۔ سدیپک جیون۔ ۴۔ بھیڑ کی ۵۔ میں رہا بھیڑ واہاں۔ ۶۔ ایک کتی وی کتھا۔ ۷۔ ذات ورن۔ ۸۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر +	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸ر +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر +	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ زبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴ر +



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۴ جولائی ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۲۶- جون لندن سرکاری طور پر یہ اعلان دیا گیا ہے - کہ بلغاریوں کی ایک بڑی فوج سرویا میں داخل ہوگئی ہے - اور زلیطوو اور ڈرٹرو کے درمیان کے علاقہ پر قابض ہوگئی ہے - اور یہاں اُن میں ایک سخت جنگ ہوئی - جس میں بلغاریوں نے سخت شکست کھائی اور بہت سے مقتول اور مجروح میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے

۲۶- جون لندن - مسز پنکہرسٹ جیل سے رہا ہوگیا ہے - اور دیوں وہ تمام مسز پنکہرسٹ جن پہ ۱۰ جون کو اولڈ بیلی میں سزا کا فتوے لگ گیا تھا - جیلخانے سے آزاد ہوگئے ہیں -

۲۶- جون لندن - ہسپانوی سرکار نے طیطوان میں دس ہزار پیادہ فوجیں منظور کر لی ہیں -

۲۷- جون کو کلکتہ میں ایک دو منزلہ گھر گر گیا جس میں بہت سے بنگالی بود و باش کرتے تھے مگر شکر ہے کہ وہ بال بال بچ گئے - صرف ایک لڑکے کو شہتیر سے ضرب آئی -

۲۶- جون کو ایک جہاز جس کا نام برٹش انڈیا ایس ایس سنتفینا ہے - لنکر سے لدا ہوا جاوا سے روانہ ہوا تھا - گزشتہ رات جنگی بائیمنٹ پہاڑ کے زمین میں دھنس گیا - مگر دوسری صبح نکال لیا گیا

پالیتانہ میں جو سخت طوفان آیا تھا اور اس سے ہزاروں لوگ بے خانماں ہوگئے تھے - اُن کی امداد کے لئے جو فنڈ کھولا گیا ہے - اُس کی رقم قریباً نصف لاکھ روپیہ کے پہنچ گئی ہے جس میں دو بیس ہزار روپیہ بھی شامل ہے جو ریاست نے عطا فرمایا ہے - یہ چندہ تمام اطراف سے آیا ہے -

نئی دہلی کے چیف کمشنر مسٹر ہیلی شاہی دارالخلافہ کے متعلق چند امور کے بارے میں گزشتہ ہفتہ شملہ میں گئے ہوئے تھے اُمید کی جاتی ہے کہ ہز اکسیلنسی دی ویسرائے صاحب بہادر اکتوبر کے وسط میں شملہ سے اتر ینگے اور اپنے دورہ پر روانہ ہونگے اور ۳ نومبر کو گورنسپاوا قدہ میسور میں تشریف لیجائینگے -

مال سون کی دونوں ہوائیں بدستور جاری ہوگئی ہیں - جس سبب سے شمالی ہندوستان میں اچھی بارش ہوئی ہے - لائلپور اور راولپنڈی میں بہت تھوڑا اتقاطر ہوا - لاہور میں ½ انچ بارش ہوئی انبالہ میں ¾ انچ - لودیانہ دہلی اور مری میں قریب ایک انچ بارش ہوئی - شملہ میں ۱¾ انچ اور سرسہ میں ۲ انچ

لاہور کے نئے بشپ صاحب کا تقدس ۲ اگست کو شملہ پر ہوگا - مگر تخت نشینی کی رسم اکتوبر کے آخری اتوار کو ادا کی جائے گی -

اس امر کا فیصلہ ہوگیا ہے کہ سر سٹیفن فنی کے بجائے سر سنری برٹ کا تقرر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایجنٹ کے عہدہ پہ ۲ جولائی کو ہوگا -

بمبئی سینما تھیٹر کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر کی موٹر کار چلتے چلتے ان سے بے بس ہوگئی - مگر خیر سے کسی ایک یورپین جنٹلمین نے بمشکل اس کو روک لیا - موٹر کار بڑے اگلے شیشے اور لیمپ سب ٹوٹ گئے - ڈائرکٹر نہ کو بال ضرر بچ رہا -

ہز ہائینس مسٹر راجہ آف ترلام اور نواب آف جاورہ ہر ایک نے دو دو ہزار روپیوں کا عطیہ سنٹرل فنڈس آف دی سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن کو دیا ہے -

حال ہی میں رنگون کی مرچنٹ سٹریٹ کے ایک گھر میں جو آسٹور ہوس کے نام سے مشہور ہے ۳ بجے ایک سخت آتشزدگی ہوئی ہے - چونکہ ہوا بڑی تیز تھی - اسلئے آگ کے شعلے برن کیتھڈرل پریس کی دو منزلی حویلیوں میں جا لگے - اور دونوں مکان جلکر خاک ہوگئے - تخمینہ ہے کہ ۴۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا - دونوں عمارتوں کا نقصان قریب پانچ ہزار روپیہ کا ہوا -

ہوائی جہاز کا ایک پرواز کنندہ ۲۴ جون کو پرواز کرتا ہوا دریائے ٹیمز میں گر پڑا اور ڈوب کر مر گیا -

مانچسٹر میں روئی کے مالکوں اور کارکنوں کی ایک میٹنگ قائم ہوئی - اور بُری طرح سوت کاتنے کے معاملہ پر بحث ہوئی - مگر کسی امر میں کوئی اتفاق نہ ہوئی - آخر بلا کسی قسم کے فیصلہ اور دوسری میٹنگ کے انعقاد کے فیصلہ کے کمیٹی برخاست ہوگئی -

ہندوستان سے جو لوگ انگلستان میں ٹکنیکل کام سیکھنے گئے ہوئے ہیں وہ وہاں بڑی اچھی طرح اس ہنر کو سیکھ رہے ہیں -

اخبار کی بہار

اگرچہ ٹریپولی پر اطالیوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔ توبھی وہاں کے عربی باشندے اطالیانی حکومت اور نظم و نسق کے مطیع ہونا نہیں چاہتے اسلئے اکثر وہ فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔

صوبجات متحدہ امریکہ کی رائے ہے کہ سلطنتوں کو واجب ہے کہ کسی امر کے بارے میں جنگ پر آمادہ ہونے سے پہلے اُس معاملہ کو انٹرنیشنل کورٹ میں پیش کیا کریں۔ تاکہ حتی الوسع جنگ کی نوبت نہ پہنچے۔ اس قانون پر عملدرآمد کرنے میں اٹلی سب سے اول ہے۔

لنڈن کے مشہور معروف اخبار ڈیلی میل نے جزائر برطانیہ میں ہوائی جہازوں کو ترقی دینے کی غرض سے دس ہزار اور پانچ ہزار کے دو انعام مقرر کئے ہیں یہ انعام ان ہوائی جہازوں کو ملینگے۔ جو انگلستان سے امریکہ پہونچیں اور پھر برطانیہ عظمٰی کے گرد پورا چکر لگا آئیں۔

چند ایام کا عرصہ گذرا ہے کہ انگلستان میں سوشیل ویجیل سوسائٹی منعقد ہوئی تھی اس میں لارڈ سائیڈتہم صاحب نے جو بمبئے کے گورنر تھے اس موقعہ پر دس دیتے ہوئے ہندوستان کی مغربی سوسائٹیوں کی تعریف کی اور کہا کہ اُنہیں کی بدولت ہند کی رنڈیں اقوام مجلسی اور اخلاقی معاملات میں بڑے زور سے ترقی کر رہی ہیں۔

چند دن گذرے کہ کانپور کے ایک پادری صاحب نے اپنی کانفرنس میں درخواست پیش کی کہ ایک سخت دل آدمی کے لئے دعا کیجائے جس کے سبب سے ایک ہزار آدمی بیسی ہونے سے رکے ہوئے ہیں مطابق اس درخواست کے کانفرنس میں دعا کی گئی اور سننے میں آیا ہے کہ وہ سخت دل ملائم ہوگیا ہے۔

ایک بیوہ آتہ گیر اور بہن اور بیواؤں کو حیدرآباد کے سشن جج نے اس جرم میں مجرم گردانا کہ وہ کاٹھیاوار سے ایک بیوہ

کو بھگا کے قندہ آدم میں لے گئی تھیں۔ اور وہاں اس کو بیچنے کی کوشش کی تھی۔

سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے اطلاع عام دی ہے۔ کہ ہندوستانی لوگ چین میں خاصکر شنگھائی اور ہنگو میں نہ جائیں کیونکہ وہاں چوکیداری یا اسی قسم کی کوئی اور ملازمت نہیں ملتی

۲۸ جون کلکتہ کی خبر ہے کہ ایک گاؤں شبیاوی میں ایک بنگالی لڑکا نوبین چندر سنگھ اپنے گھر کے ایک کمرہ میں مطالعہ کر رہا تھا کہ پاس کی ایک کھڑکی سے کسی نے ایک بم کا گولہ اندر پھینک دیا جس کے صدمہ سے لڑکے کے بازو اُڑ گئے۔ بم کے گرنے کی پھٹنے کی آواز سنکر اُس لڑکے کا باپ دوڑا آیا تاکہ لڑکے کی خبر لے۔ اس وقت اُس نے ایک بنگالی کو دیکھا جو دوسرا بم کا گولہ اندر پھینک کر چلا گیا۔ بم کا گولہ بڑے زور کی آواز سے پھٹا اور باپ بھی زخمی ہوگیا۔ شور و غل ہونے سے اڑوس پڑوس کے لوگ جمع ہوگئے۔ باپ بیٹا دونوں کو کشور گنج کے ہسپتال میں علاج کے لئے لے گئے

آسام اور بنگال میں کثرت بارش کی وجہ سے فصل ماری گئی

ریاست بنارس میں امدادی فنڈ پر گذر کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہوگئی ہے۔ یعنی ۱۵۱۸ میں سے ۱۰۲۸ گھٹے ہیں۔

مدراس کے جنرل ہسپتال کے وارڈز کے لڑکوں نے اس وجہ سے سٹرائیک کر دیا ہے کہ ہسپتال کے حکام سختی کے ساتھ ان سے سلوک کرتے ہیں۔

خلیج فارس سے خبر ہے کہ ترکی لوگ اب الحسا میں جہاں نجد کے امیر کا سب سے بڑا اختیار اور دبدبہ ہے اپنے اختیار کو پھر بحال کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

سٹیٹ اور گارنٹی ریلیویوں کی کل آمدنی یکم اپریل سے ۱۴ جون تک ۱۱۹۵۴۲۶۰۰ روپیہ تھی۔ مقابل میں ۱۹۱۲ء کے اسی عرصہ کی آمدنی کے جبکہ ۱۱۹۵۹۱۳۶ تھی گھاٹا ۱۸۳۳۶ روپیہ ہوئے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۱ جون کل ہندوستان میں طاعون سے ۹۳۸ وارادات ہوئیں اور اموات ۷۵۰ بتفصیل ذیل :-
احاطہ بمبئی میں ۱۱۹ احاطہ مدراس ۷ بنگال ۲۸ بہار اڑیسہ ۹۶

صوبجات متحدہ میں ۲۵ پنجاب ۲۰۲ - برہما ۵۰۵ - ریاست میسور ۱۹ ریاست حیدرآباد اور راجپوتانہ ۲ - کشمیر ۱ -

۲۵ جون بروز جمعہ صبح کے وقت پانچ بجے سکینڈ منٹ پر شملہ میں زلزلہ آیا۔ ہر ایک نے اس کا جھٹکا محسوس کیا۔ گھروں کے شہتیر اور کڑیاں اور دروازے وغیرہ بہت چرچر کرتے تھے شملہ کے محکمہ زلزلہ نے رپورٹ دی کہ گذشتہ دو تین سالوں کے زلزلوں کی بہ نسبت اس زلزلہ کا جھٹکا بہت ہی سخت تھا۔

نسیم ہند

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار ۹ جولائی ۱۹۱۳ء سے راولپنڈی سے نکلنا شروع ہوگا۔ اس کا ایڈیٹوریل سٹاف پرانی ونئی تعلیم کے بہترین نمونوں کا مجموعہ ہوگا۔ اس اخبار کو کسی خاص شخص یا فرقہ کی ذاتی ہجو یا فضول خوشامد سے کلیتہً پرہیز ہوگا۔ مگر ساتھ ہی ملک اور اہل وطن کے فائدے کے جائز نکتہ چینی سے بھی باز نہیں رہیگا ایکا مسلک آزادہ روی کیساتھ صلح کل ہوگا۔ اسکا دستور العمل ہے

ایمان کی کہینگے ایمان ہے تو سب کچھ

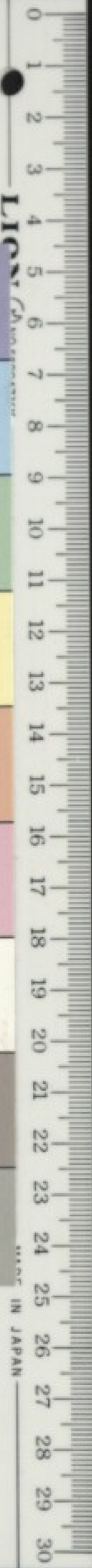
یہ اخبار ۱۸/۲۲ کے ۱/۴ حصہ پر کم از کم ۱۶ صفحوں کا ہر ماہ کی ۵-۱۲-۱۹-۲۶ کو شایع ہوا کریگا۔

چونکہ اہل وطن کی قدر دانی سے اخبار نسیم ہند کا پہلا پرچہ دو ہزار شایع ہوگا اسلئے تاجر صاحبان کے لئے اچھا موقع ہے کہ وہ اشتہار بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ ہم کو صوبہ سرحدی پنجاب اور ہندوستان کے ہر گاؤں اور شہر کے نامہ نگاروں کی بھی ضرورت ہے۔ لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بھی معقول دیجاویگی اخبار کی قیمت سالانہ ۲ روپیہ درخواستیں بنام

مینجر اخبار نسیم ہند - راولپنڈی پنجاب

ضرورت - ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے جو کہ پانچویں درجہ تک کو ڈرائنگ سکھا سکے۔ انگریزی دان کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ مبلغ عٖ۳۰ روپیہ ماہوار

درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مشن سکول فیروزآباد - ضلع آگرہ



ایڈیٹوریل نوٹس

سائنس کے شہید

اہل یورپ اور امریکہ جہاں اور بہت سے روحانی اور اخلاقی امور میں مہارت رکھتے ہیں۔ وہاں مستقل مزاجی اور جفاکشی میں وہ وہ ید طولےٰ رکھتے ہیں کہ دنیا میں وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں جس بات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اُس کے لئے جان گنوانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ مگر صداقت اور صبر کے ساتھ ہر ایک امر کی تحقیقات کا بیڑا اُٹھاتے اور اُسکو پورا کر دکھاتے ہیں۔ اور یہی وجہ اُن کی روزمرہ کی کامیابی کی ہے۔ وہ ہر بات میں اپنا نام اور اپنی بہادری اور مستقل مزاجی کا نمونہ اور مزید براں اپنی تحقیقات کے دلچسپ اور مفید نتائج آیندہ نسلوں کی تربیت اور ترغیب اور شجاعت کے لئے چھوڑ جاتے ہیں جس طرح مذاہب کے حامیاں نے اپنے اپنے مذاہب کی حمایت اور اقرار میں اپنی اپنی جانیں دیدیں اور آخرکار "شہید" کے معزز لقب سے ملقب ہوگئے۔ اسی طرح یورپ نے نہ صرف مذہب کے بارے میں بلکہ سائنس کی تحقیقات کے بارے میں بھی اپنی قیمتی جانیں قربان کردی ہیں اور "شہید" کا معزز اور مفخر لقب حاصل کرگئے۔ اگرچہ ایسے شہیدوں کی تعداد جنہوں نے میدان تحقیقات میں خاک وخون سے باتیں کیں کثیر ہے تو بھی چند بہادروں کے نام اس جگہ لینا فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ ازانجملہ سر جارج ٹرنر صاحب جنہوں نے جذام کا علاج دریافت کرتے کرتے خود اُسی مہلک اور نفرت انگیز مرض میں مبتلا ہوکر اپنی عزیز جان ہلاک کردی۔ اسی طرح ایکسریز کے محقق شہیدوں کی ایک طول طویل فہرست میں سے مسٹر ڈی کائس صاحب۔ ڈاکٹر ہال ایڈورس اور ڈاکٹر کیٹین وغیرہ مشہور اور معروف ہیں جنہوں نے اپنی محنتوں اور تجربوں میں اپنی جانیں کھودیں۔ ڈاکٹر ڈیس گارٹن صاحب جو حلق کی امراض کے خاص ڈاکٹر تھے۔ مرض ڈپتھیریا کے اجرام کا تجربہ کرتے کرتے خود اس مرض کا شکار ہوگئے۔ ڈاکٹر سائمن صاحب اپنے تجربات کے لئے ایک چوہیا کے ٹیکا لگا رہے تھے کہ اُس نے اُن کے ہاتھ پر کاٹ کھایا اس سبب سے وہ بڑے مہلک اور دردانگیز طور پر بیمار ہوکر آخر جان بحق ہوگئے۔ اور لفٹنٹ فاربس جی ٹمک صاحب "تپ نیند" اور بیماری کی تحقیقات کرتے کرتے اپنے سر پر شہادت کا سہرا لگا گئے۔ غرضیکہ اسی طرح بیشمار شہید تحقیقات کے میدان کارزار میں جان توڑ توڑ کر رہے اور شہادت کے مرتبہ کو پہونچکر اپنی مستقل مزاجی اور موحدانہ شجاعت اور جان نثاری کے نمونے چھوڑ گئے اور ہم کو بھی وہی سبق پڑھا گئے جو خود انہوں نے پڑھا اور اس سے فایدہ اُٹھایا تھا اور اب دنیا فایدہ اُٹھا رہی ہے۔

جاپان میں اشاعت مسیحی مذہب

بڑی خوشی اور شکرگزاری اور حوصلہ افزائی کی خبر ہے کہ دنیا کے ہر چہار سمت سے مسیحی دین کی ترقی اور اشاعت کی خبریں لگاتار آرہی ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کے شاگرد کس طرح اپنے خداوند اور نبی کے اس حکم کی تعمیل کر رہے ہیں کہ "تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو اور انہیں یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے"۔ چنانچہ اسی حکم کے مطابق تمام قومیں مسیح پاس آرہی ہیں۔ منجملہ جاپان میں مسیحی مذہب کی بڑی عجیب وغریب ترقی ہورہی ہے۔ نہ صرف عام لوگوں میں بلکہ اعلےٰ قوموں اور درجوں کے لوگوں میں بھی گذشتہ ایک پشت کا یہ حال تھا کہ جاپان میں ایک بھی مسیحی نہ تھا۔ مگر اب وہاں ستر ہزار پروٹسٹنٹ مسیحی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے دیگر کلیسیاؤں خصوصاً روسی کلیسیا میں بھی بہت سے مسیحی پائے جاتے ہیں۔ اس طرح اگر مختلف مشنوں کے متعلق جس قدر مسیحی موجود ہیں۔ ان کا شمار کیا جائے تو ڈہائی لاکھ سے کم کا اندازہ نہیں کیا جاتا اس ملک میں بڑی بھاری بیداری مذاہب کے بارے میں ہوئی ہے چنانچہ شہر ٹوکیو کے قیدخانہ میں بہت سے قیدیوں نے مسیح کو قبول کرلیا ہے اور علاوہ اس کے قیدخانہ کے افسران پر بڑا بھاری مسیحی اثر ہورہا ہے اور بہتوں نے اُن میں سے مسیح کو اپنا آپ دے بھی دیا ہے۔ جاپان میں سب سے بڑی بیداری ورلڈس سٹوڈنٹ کرسچن فیڈریشن کانفرنس کے وقت ہوئی۔ تین ہفتوں کے اندر جاپان کے کل طالب علموں تک خدا کا کلام پھیلگیا اور قریباً تین ہزار جاپانی طالب علم مسیح پر ایمان لے آئے۔ جاپان کی پارلیمنٹ میں قریباً ۴۰۰ ممبر ہیں۔ اور ان میں سے دس مسیحی ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اس دنیا کے ہر ملک اور قوم میں اپنے بیٹے مسیح کو جلال اور عزت دے تاکہ مسیح میں ہوکے اُس کے نام کی بزرگی اور عزت اور جلال تاابد ہوتے رہیں۔ اور بہت سی جانیں شیطان کے پنجہ سے نکلکر ہمیشہ کی زندگی میں پہونچ جاویں

ایک حال کے آریہ راج رشی کی کرتوت

۲۸ جون کے آریہ گزٹ میں دیوان دیارام گدومل کا ایک جوان بیوہ کے ساتھ........ اور بعد میں اس کے ساتھ بیاہ کر لینے کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ اگرچہ عمر رسیدہ ہیں تو بھی اس "آزمائش" میں مبتلا ہوگئے۔ اور اس واقعہ پر افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس فعل کو ایک "آزمائش" بتاتے ہیں۔ ہماری دانست میں دیوان صاحب کا فعل از روئے ہندو آریہ مذہب "آزمائش" نہیں ہوسکتا۔ "آزمائش" تو از روئے مسیحی مذہب ہے ہندوؤں اور آریاؤں کے اصول کے مطابق یہ نیوگ ہے جو سوامی دیانند جی نے جائز رکھا ہے۔ بلکہ اُس کا حکم دیا ہے جیسا کہ ستیارتھ پرکاش سے بخوبی واضح ہے۔ دیوان صاحب تو اپنے پُرانے رشیوں اور مہرشیوں ویاس جی اور پراشر جی کے قدم بقدم چلے۔ بھلا اُس میں "آزمائش" کی کیا بات تھی جب ایسی اجازت اور نمونہ بھی موجود ہیں کوئی آریہ یا ہندو اُن کو طعن کرنے کا حق نہیں رکھتا اور نہ ان کو اس پر افسوس کرنا چاہئے

بلکہ مرحبا کہنا چاہئے۔ جنہوں نے زبان سے نہیں بلکہ اس اصول اور تعلیم پر عمل کر دکھایا۔

یہودیوں کی پوزیشن دنیا میں

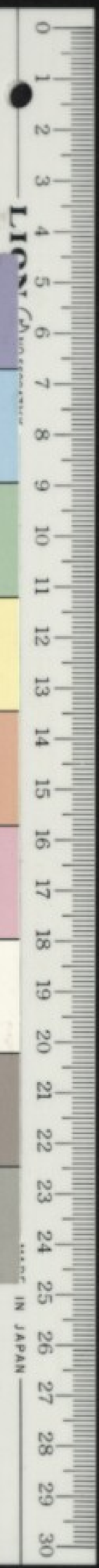
جہاں یہودی ایک مدت سے ملک نہیں آوارہ پھرا اور دکھ اٹھا رہے تھے وہاں وہ گزشتہ کئی سالوں سے عروج بھی پکڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں میں پولیٹیکل حصہ بھی لے رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں یورپین پارلیمنٹس میں ۲۰۰ یہودی بطور نائب کے بیٹھتے ہیں۔ ان میں سے سولہ برطانیہ عظمےٰ کی پارلیمنٹ میں ہیں۔ تین یہودی موجودہ انگریزی کیبنیٹ میں ہیں۔ کلوٹز نامے ایک یہودی فرنگیہ وزارت میں وزیر مال ہے۔ برانڈس نامے ایک یہودی ڈنمارک میں وزیر مال ہے۔ اور ایک تیسرا یہودی جس کا نام پنشر ہے چینی سرکار کا مشیر مال چنا گیا ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں میں سے دو میں یعنی اٹلی اور فرانس میں وزیر اعظم کے عہدے پر سرفراز ہو گئے ہیں جن کے نام علی الترتیب لزتی اور مونس ہیں گزشتہ سالوں میں یہودی لوگ اٹلی ہنگری اور انگلستان میں اٹھارہ سکرٹریز آف سٹیٹ رہ چکے ہیں۔ یہودی لوگ تمام بڑی بڑی ریاستوں میں پولیٹیکل پارٹیوں کے لیڈر بھی ہیں۔ مثلاً ہیسے اور برنسٹین جرمنی میں۔ آڈلر آسٹریا میں۔ رینک فرانس میں۔ ونایر اور سٹینوسبرگ روس میں۔ سٹراوس صوبجات متحدہ امریکہ میں۔ جرمن کی بڑی بڑی پولیٹیکل پارٹیوں کے بانی مبانی بالاستثنا یہودی تھے۔ مثلاً ستہل نے نئے پرشین کنسرویٹزم کی بنیاد ڈالی۔ لسل نے سوشیل ڈیموکریسی اور لسکر اور بمبرگر نے آزادگی کی سازشوں کی نیو رکھی۔ جیکبی جرمن ڈیموکریسی رجعبری سلطنت کا ایک خاص رکن تھا اور دوسرے یہودی نے انگلش ڈیموکریٹک ٹیوریزم ایجاد کی یعنی انگریزی یہودی ڈزرائیلی جو بنیادی تبدیلی کو ناپسند کرنے والی پارٹی کا سرغنہ تھا۔ گرشونی نامے ایک یہودی نے روسی مطلق العنان حکومت کو ایسا نقصان پہنچایا کہ اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ ایک اور یہودی نے روسی انقلاب سلطنت کو شکست فاش دی۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے نیرو نامے ایک یہودی جنرل کو سینٹ پیٹرزبرگ میں اس لئے بھیجا ہے کہ روسی جنرل سٹاف کے ساتھ فن محاربہ کے اور فوجی پولیٹیکل سوالات پر غور و فکر کرے۔ بین الاقوام قانون کے نہایت بڑے بڑے مصنف آسیر جلینیک اور گوین یہودی ہی ہیں۔ الغرض یہودی لوگ ہر کہیں حکومتوں کے اعلےٰ افسر یا انقلاب پسند پارٹیوں کے سرغنے ہیں۔ اور جس کام کو وہ ہاتھ میں لیتے ہیں ایسی عمدگی اور خوش اسلوبی اور دانائی سے نباہتے ہیں کہ تحسین و آفرین کا مورد بن جاتے ہیں۔ اور اپنے کام اور سعی کے منشا اور مفہوم کو بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ یہ بھی اس امر کی دلیل ہے۔ خدا نے ان پر بڑی برکت بخشی ہے۔ اور دنیاوی امور میں اعلےٰ درجہ کی دانائی اور مرتبے رکھتے ہیں۔

مغربی تہذیب کے مخالف غور کریں

ہم نے کسی گزشتہ پرچہ میں یہ دکھایا تھا۔ کہ مغربی تہذیب ہندوستانیوں کے رگ و ریشہ میں کس قدر گھر کر گئی ہے۔ اور کہ اگرچہ لوگ زبان اور قلم سے مغربی تہذیب کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ مگر عملاً اس کے کیسے دلدادہ ہیں۔ وجہ کیا؟ یہ کہ ان کے زعم میں مغربی تہذیب مشرقی تہذیب کی بہ نسبت بہتر ہے۔ اور یہ بھی زبان حال سے بتا رہے ہیں کہ ہندوستان کی موجودہ حالت کے مشرقی تہذیب موزوں بھی نہیں ہے۔ ہماری بات کی تصدیق ۲۲ جون کے پرکاش کے ایک نوٹ سے اور زیادہ ہو رہی۔ نوٹ کا عنوان "انگریزی ہندوستانیوں کی مادری زبان" ہے اس عنوان کے نیچے آپ لکھتے ہیں کہ ہمیں رپورٹ مردم شماری سے یہ دریافت کر کے سخت حیرت ہوئی کہ گزشتہ مردم شماری میں ۲۵۴ ایسے ہندوستانیوں کے نام درج ہیں جو نہ تو ہندوستانی عیسائی ہیں اور نہ پارسی مگر انہوں نے اپنی مادری زبان انگریزی لکھوائی ہے۔ ان ۲۵۴ ہندوستانیوں میں ۲۰۳ ہندو ۱۷ سکھ ۱۰ جین اور ۲۵ مسلمان ہیں۔ سب سے بڑھ کر حیرت انگیز یہ بات ہے کہ رپورٹ مذکور کے مطابق۔ تمام ہندوستانی ہندوستان کی کسی دیسی زبان سے اپنی کامل ناواقفیت ظاہر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا بیان ہے کہ وہ نہ تو کسی ہندوستانی زبان کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ اس میں کچھ پڑھ سکتے ہیں۔ دیکھئے جناب مغربی تہذیب کے عاشق خاصکر ہندو ہیں اور پھر بڑے لکھے پڑھے۔ جن کی زبان انگریزی مادری زبان ہے۔ ان کا تو سب کچھ ہی انگریزی ضرور ہوگا لیکن وجہ کیا ہے کہ لوگ مغربی تہذیب کو زیادہ پسند اور اختیار کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مغربی تہذیب ہندوستانیوں میں دین عیسوی مقبول اور جاری ہونے کا نمبر اول ہے۔ اور امید ہے کہ وہ دن جلد آئے گا جب ہندوستانی لوگ مسیحی ہونگے اور اس کا بین ثبوت ایک یہ ہے کہ مغربی تہذیب کے عاشقوں خواہ وہ ہندو ہوں خواہ مسلمان۔ ایمان اور عمل اپنے اپنے مذہب پر سے بالکل جاتا رہا ہے۔ مشرقی مذہب کی جڑ اب بالکل کھوکھلی ہو گئی ہے۔ اور جس طرح مشرقی تہذیب مشرقیوں کے لئے غیر موزوں اور ناپسندیدہ ہو گئی ہے۔ اور ہوتی جا رہی ہے۔ اسی طرح مشرقی مذاہب بھی مشرقیوں کے لئے غیر موزوں اور ناپسندیدہ ہو گیا اور ہوتا جاتا ہے۔ اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ اس طریقے ہندوستانی لوگ بالکل مسیحی اعتقاد اور عمل کے ہو جائینگے۔ کیونکہ عیسائی مذہب ہی وہ اکیلا مذہب ہے جو انسان کی ہر حالت کے موزوں اور مفید ہے۔

لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے یہ ہدایت دی ہے کہ چک بندی متھوا میر۔ چک بندی پرکھا۔ ناما چند کے تنبکے۔ اور سوجان سنگھ دیہات سے جو ضلع منٹگمری میں واقع ہے۔ دو سال تک زائد پولیس کا خرچ لیا جاوے جس کی وہاں رکھنے کی اسلئے ضرورت پڑی ہے کہ ان کا چال چلن درست نہیں۔

خبر ہے کہ اب پنجاب میں بھی ایک ہائیکورٹ بننے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔



مراسلات

بادشاہ کی آمد

چوتھا باب

زین جینہ۔ اس کی وفات سے دو ہفتے گذرے ہونگے کہ اتوار کے دن گرجے میں وعظ کے وقت یہ مذکورہ بالا پادری صاحب منبر پر چڑھے۔ سب حاضرین خوش ہوئے کیونکہ یہ خوش تقریر واعظ تھے اور کل جماعت کو معلوم ہوا کہ آج کا وعظ بہت ہی دلچسپ اور مفید ہوگا وہ مایوس نہ ہوئے۔ کیونکہ پادری صاحب نے بائبل کھولکر یہ الفاظ پڑھے "اس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آکھڑے اور کہنے لگے کہ اے گلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"۔ جب دو مرتبہ پڑھ چکے تھے تو پادری صاحب نے بڑی سنجیدگی سے یہ سوال کیا اے عزیزو کیا آپ لوگ فرشتے کے اس پیغام پر کامل یقین کرتے ہیں کہ وہ جو اس دنیا میں نیکی کرتا پھرتا تھا جس نے اپنے ہی اختیار اور خوشی سے اپنی جان نثار کردی اور اپنے شاگردوں کی نظروں کے سامنے آسمان پر واپس گیا پھر آنے والا ہے۔ وہی یسوع اسی طرح سے؟

آپ کو یقین ہے کہ وہ جو اس وقت ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ ظاہر ہو جائیگا کہ ہم اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے؟ غور کیجئے کیا ممکن ہو کہ ہمارا کوئی دلعزیز ہم سے جدا ہوا اور جیسے کہیں واپس آنیوالا ہوں۔ اور ہم اس کی راہ نہ دیکھیں نہ اس کے آنے کے لئے تیاری کریں۔ یہ ہماری محبت کی آزمائش ہے۔ اب ہم اپنی محبت ہمارے خداوند کے لئے اس آزمائش سے جانچ لیں۔ کیا ہم اس کے آنے کے مشتاق ہیں؟ اگر اس وقت خبر ملجائے کہ وہ آج آنے والا ہے ہم پر کیا اثر ہوتا؟ خوف یا دلی شادمانی؟

شاید کوئی کہے ہاں فی الحقیقت فرشتے نے ایسا کہا لیکن قریب دو ہزار برس گذر گئے اور وہ اب تک نہیں آیا۔ عزیزو ہم لوگ اس بات کو فراموش نہ کریں کہ ہزار برس اور ایک دن خدا کے آگے برابر ہیں۔ اس قول کے مطابق محض دو دن گذرے اور یہ بہت نہیں ہیں۔

فرشتوں کے سوا اور بہت سے گواہ ہیں جو یہی خبر دیتے ہیں سب سے اعلےٰ خداوند یسوع مسیح آپ ہی ہیں۔ متی کی انجیل کے چوبیسویں اور چھبیسویں باب کو پڑھئے۔ انہیں الفاظ پر غور کیجئے "جیسا کہ نوح کے دنوں میں ہوا۔ ویسا ہی ابن آدم کے آنیکا وقت ہوگا"

اس وقت دو آدمی کھیت میں ہونگے۔ ایک لے لیا جائیگا اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے لی جائیگی۔ اور دوسری چھوڑ دیجائیگی پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے ہو کہ کس دن تمہارا خداوند آئیگا"۔ یہ اور بہت سی باتیں خداوند یسوع نے دنیا میں کہیں اور آسمان پر سے بھی اس نے فرمایا "میں جلد آنیوالا ہوں"۔ چونکہ یہ اس کا آخری پیغام ہے۔ اس لئے زیادہ قابل غور ہے۔

پولوس رسول نے بھی بار بار اس بات کا تذکرہ کیا کیونکہ جب "ہمیں یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اُٹھا تو اسی طرح خدا ان کو بھی جو سو گئے ہیں۔ یسوع کے وسیلے سے اسی کے ساتھ لے آئیگا چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا۔ اس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی۔ اور خداوند کا نرسنگا پھونکا جائے گا۔ اور پہلے تو مسیح میں سوئے ہوئے جی اُٹھینگے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائینگے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔ اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہینگے پس تم ان باتوں سے ہمیشہ ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو"۔

تسلونیکیوں ۴: ۱۳-۱۸

اے دوست۔ کیا آپ کسی عزیز کے لئے ماتم کر رہے ہیں۔ جو وفات پاکر آپ سے جدا ہو گیا۔ تو یہ بات آپ کی تسلی کے لئے ہو وہ خداوند یسوع کے ساتھ پھر آئیگا۔ اور آپ کو واپس ملیگا۔ ایسی اُمید اور کہاں سے ملتی ہے؟

پھر پہلا قرنتھیوں ۱۵ویں باب میں یہ عقلمندی کی باتیں سنئے "ہم سب تو نہیں سوئیں گے لیکن ہم سب بدل جائینگے۔ اور یہ ایک دم میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا۔ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا اور مردے غیر فانی حالت میں اُٹھینگے۔ اور ہم بدل جائینگے کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے۔ اور یہ مرنے والا جسم حیات ابدی کا جامہ پہنے۔ اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکیگا تو وہ قول پورا ہوگا جو لکھا ہے۔ کہ موت فتح کا لقمہ ہوگئی۔ اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا! موت کا ڈنک گناہ ہے۔ اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ مگر خدا کا شکر ہو جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو فتح بخشتا ہے"

اے عزیزو کیا آپ نے سمجھ لیا کہ مسیحی ہونے کا کیا مطلب ہے؟ کیا آپ نے کبھی حساب کیا کہ اگر آپ مسیح میں شامل ہوں تو آپ کا کیا حصہ ہوگا؟ آپ مقدس کتاب کی دوربین لگاکر دور تک نظر کیجئے۔ کیونکہ سچ ہے کہ "جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں۔ نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کردیں۔ اور یہ خداوند کے آنے پر ہمیں حاصل ہونگی"

لیکن ایک اور گواہ کی باتیں بھی سنئے۔ مقدس یوحنا لکھتا ہے "اے بچو۔ اس میں قائم رہو۔ تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو اور ہم اس کے آنے پر شرمندہ نہ ہوں" اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ ہم اس کے سامنے شرمندہ ہوں۔

پھر پطرس رسول یوں لکھتا ہے۔ "جب سردار گلہ بان ظاہر ہوگا تو تم کو جلال کا ایسا سہرا ملیگا جو مرجھانیکا نہیں"۔ یعقوب رسول بھی اس خیال سے مصیبت زدوں کو صبر کرنے کو اُبھارتا ہے۔ "تم بھی صبر کرو۔ اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے"۔

اس مضمون کا بیان میں کہاں تک کروں۔ بائبل اس سے بھری ہوئی ہے۔ یہ جانئے کہ گذشتہ زمانوں میں سب سے بڑا واقعہ خداوند یسوع مسیح کی پہلی آمد تھی۔ اور باقی

زمانوں میں اُس کی دوسری آمد سب سے بڑی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت وہ اپنی ہی بادشاہت پر جسے اُس نے اپنے بیش قیمت خون سے خریدا ہے۔ اپنے قبضے میں کرنے کے لئے آئیگا۔ اور شیطان جس نے اس بادشاہت کو چھین لیا قید خانے میں ڈالا جائیگا۔

اے عزیزو یہ صداقت ہم پر کیا اثر کرتی ہے؟ کیا اس خیال سے کہ خداوند یسوع آنے والا ہے۔ اور ہمیں پاکیزہ پایا چاہتا ہے۔ ہم زیادہ پاک اور گناہ سے مبرا ہوتے جاتے ہیں؟

کیا ہمیں اُمید ہے کہ خداوند یسوع جلد آئیگا۔ اور ہم اس کا دیدار پائینگے۔ ہم زیادہ خوشگوار اور دل شادمان رہتے ہیں؟

کیا اس خیال سے کہ جب وہ آئیگا تو اپنے خدمت گزاروں کو انعام دیگا۔ ہم اُس کی خدمت میں زیادہ سرگرم اور ایماندار ہیں؟

کیا اس خیال سے کہ خداوند یسوع آئیگا۔ فانی چیزیں گزر جائینگی اور غیر فانی چیزیں ہمیں میسر ہونگی۔ ہم زیادہ اندیکھی اور ابدی چیزوں کی قدر جاتے ہیں؟

ایک اور خیال کیجئے۔ اس ملک میں ہمارے خداوند کی تعظیم و تکریم بہت کم کیجاتی ہے۔ وہ جو اُسے بادشاہ قرار دیتے ہیں بہت کم لیکن جب وہ اُسے بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں پر آتے ہوئے دیکھینگے تو معلوم کرینگے کہ وہ فی الحقیقت حشمت اور عزت پانے کے قابل ہے۔ اے عزیز جس وقت ہمارے خداوند کے سامنے ہر ایک گھٹنہ ٹیکیگا۔ اور تمام جہان اقرار کریگا کہ وہ خداوند ہے تو ہم کس قدر شادمان اور نازاں ہونگے۔ کاشکہ ہم یکدل اور ایک زبان ہوکر کہیں۔ "اے خداوند یسوع جلد آ؟"

اس روز شام کو چھوٹی شیریں نے اپنی بہن سے دریافت کیا۔ "بہن پیاری آج گرجے میں پادری صاحب نے کہا ہے۔ کہ خداوند یسوع آنے والا ہے۔ ہے نا؟"

کوموونی نے جواب دیا۔ "ہاں دلاری۔ بڑی اچھی بات ہے کہ تم نے بھی سمجھا!"

شیریں۔ ہاں میں نے اتنا سمجھا لیکن سنتے سنتے میرا سر تھک گیا۔ اور پھر میں اپنے پیارے باپ کو یاد کرنے لگی۔ میں ہمیشہ اُن کے پاس گرجے میں بیٹھتی۔ اور گو کہ آپ پیاری میری ایک طرف بیٹھتی ہیں۔ اور میری عزیزہ ماں دوسری طرف تاہم میرا دل اکثر درد کرتا ہے۔"

کوموونی نے اپنی چھوٹی بہن کو پیار کرکے کہا۔ دلاری پادری صاحب نے کہا کہ جب خداوند یسوع مسیح آئیگا تو وہ ہمارے عزیزوں کو اپنے ساتھ بھی لے آئیگا۔ کیا تم اس سے خوش ہو۔ ہے نا۔

شیریں۔ "ہاں میں اور بھی زیادہ خوش ہوتی۔ اگر وہ جلد آتا لیکن معلوم نہیں کہ وہ کب آئیگا۔ کیا وہ خبر بھیجیگا؟"

کوموونی۔ "نہیں پیاری اُس نے کہا کہ ہم ہمیشہ اُس کی راہ دیکھتے رہیں۔ کیونکہ وہ ناگہاں آئیگا۔"

شیریں نے کچھ تامل کرکے پوچھا۔ کیا جب میرا باپ آئے گا۔ وہ بیمار ہی ہوگا۔ جیسا کہ وہ گیا؟

کوموونی۔ نہیں ہرگز نہیں اس کا ایک ایسا بدن ہوگا جیسا خداوند یسوع کا جلالی بدن ہے۔ وہ کبھی بیمار اور کمزور نہ ہونگے۔"

شیریں نے کچھ مایوسی سے کہا۔ لیکن اُن کی اگر نئی صورت ہوگی شاید میں اُنہیں نہ پہچانونگی۔ میں وہ باپ چاہتی ہوں۔ نیا باپ نہیں۔"

کوموونی نے مسکراکر کہا۔ دلاری تم مت گھبراؤ۔ تمہارے بدن کی بھی نئی صورت ہوگی۔ ہمارے باپ آسمانی لباس پہنے تم سے ملنے کے لئے آئیں گے۔ اور تم آسمانی لباس پہن کر ان سے ملوگی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ تم دونوں اپنی لباس کی کچھ فکر نہ کروگے۔"

شیریں۔ "کیوں؟"

کوموونی۔ میری رائے میں تم دونوں کی نگاہ خداوند یسوع پر لگی رہے گی۔"

شیریں۔ "بہن میں چاہتی ہوں کہ پہلے اپنے باپ سے ملوں تب میں اُن سے کہونگی مجھے خداوند یسوع کے پاس لے چلئے۔"

اسوقت مریاں کمرے میں آئی۔ اور دریافت کیا کہ تم لوگ کس بات کا ذکر کرتی ہو کہ اس قدر سنجیدہ نظر آتی ہو؟

شیریں نے فوراً جواب دیا۔ "اماں ہم دونوں یسوع مسیح کے آنے کی بابت بات چیت کرتی ہیں۔ کیا آپ بھی خوش ہیں کہ وہ آنے والا ہے۔

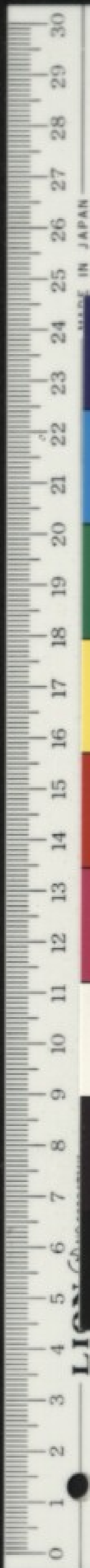
مریاں نے کچھ لاپرواہی سے جواب دیا۔ کیوں نہیں اور رنگ خوش ہے میں بھی کیوں خوش نہ ہوؤں۔ لیکن یہ بچوں کا مضمون تھوڑا ہے۔ بہتر ہوتا اگر تمہاری بہن تمہارے ساتھ کھیلتی۔" سچ پوچھو تو مریاں اس خیال سے خوش نہ تھی کہ خداوند آنے والا ہے۔ اُس کی طبیعت زیادہ دنیاوی تھی۔ اور گو کہ ان کے شوہر کی وفات کے وقت وہ تھوڑی دیر کے لئے خدا کی طرف مائل ہوئی۔ تاہم اب پھر دنیاوی خیالات دل میں بھر آئے۔ مریاں کے آنے سے گفتگو ختم ہوئی اور کوموونی اُٹھ کر کمرے سے چلی گئی۔

دیرہ دوان میں پادری جان فورمن صاحب ساکن مینپوری اور پادری پی جونس صاحب ساکن آسام کے لکچر

روز اوّل پادری فورمن صاحب نے مندرجہ ذیل آیت بیان کیا۔ یوحنا رسول کی انجیل ۱۲ باب ۲۴ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب گیہوں کا دانہ زمین میں گر کے مر نہ جاوے اکیلا رہتا ہے۔ لیکن جب مرجاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔"

مضمون:۔ مرنا۔ اس میں چار باتیں ہیں۔

اوّل۔ یسوع کا مرنا یہ ایک ایسا ضروری اور سچا واقعہ ہے کہ اس کو تسلیم کرنا گویا نجات کی تیسری منزل کو طے کرنا ہے۔ مسیح کی موت پر مسیحی مذہب کی ترقی کا انحصار ہے۔ جب یہودی اور یونانی مسیح کے پاس آئے۔ اور اس نے اُن سے اپنی صلیبی موت کا اعلان کیا۔ تب اُس کے تسلیم کرنے میں اُن کو تامل اور انکار ہوا کیا اُن کے پاس یسعیاہ نبی کا صحیفہ نہ تھا۔ جس کے ۵۳ باب میں یسوع کی زندگی اور موت کا پورا اور بخوبی بیان مرقوم ہے۔ کیا وے اس سے واقف نہ تھے۔ آجکل اہل ہنود کا بھی ایسا ہی





حال ہے۔ باوجودیکہ ان کی کتابوں میں تحریر ہے کہ ایک نشن کلنک اوتار ہوگا۔ پھر بھی وے اُس کے تسلیم کرنے میں غافل اور منکر ہیں +

دویم۔ مسیح کے شاگردوں یعنے رسولوں کو بھی مرنا تھا۔ گرچہ رسول بھی تھوڑی دیر اُس کے سمجھنے میں قاصر رہے جب یسوع نے اپنے مارے جانے کا ذکر کیا وے اس کو سنکر راضی اور خوش نہ ہوئے۔ اور ظاہر ہے کہ اس حقیقت کی نسبت اُن کے دل میں یقین بھی نہ ہوا اور مسیح کی موت کے بعد ضرور اُن کے دل میں مایوسی اور خوف کے خیالات پیدا ہوئے ہونگے۔ پر یہ حالت اور صورت دیر تک نہ رہی۔

مسیح کے زندہ ہونے پر اُن کی خوشی امید اور ایمان بڑھتے اور مضبوط ہوتے گئے۔ اور مسیح کی شہادت کی گواہی پر اپنی بھی شہادت کو روا رکھا۔

سیّوم۔ ہم کو بھی مرنا ہے۔ پھلدار اور دینیدار زندگی اسی موت پر موقوف ہے۔ جس وقت کوئی سپاہی فوج میں شامل اور بھرتی ہوتا ہے۔ تو وہ اسی وقت اپنی جان نہیں دے دیتا مگر جگہیں۔ غدر کے وقت فتح گڈھ میں بابا ہیو نکلس پرشاد نے دشمنوں کے سامنے عیسویت کا اقرار کرتے ہوئے اپنی جان دے دی۔ ہندو لوگ ایشور کے راضی کرنے کے خیال سے طرح طرح کی جسمی تکلیفیں اُٹھاتے ہیں مثلاً پنچ اگنی میں تپنا بیٹھنا اور رام نام کا جپنا دور دراز سفروں میں تھکنا وغیرہ۔ پر یہ عیسوی مذہب کی تعلیم اور موت نہیں۔

پھر کتنے ہیں جو دنیوی عیش و عشرت کے خیال میں رہتے ہر چال کہ ہمارے آس پاس لوگ ہلاک ہوتے جاتے ہیں۔

پھر بعض اس خیال اور فکر میں رہتے ہیں کہ آیا لوگ میری تعریف اور عزت کرتے ہیں یا نہیں۔ عزیزو یہ مسیحی موت نہیں یہ مصلوب زندگی نہیں۔

مسیح کو اپنے تئیں دیدو۔ اس کی کیا ضرورت ہے؟

اوّل جو فطرت کے قانون ہیں وہی روحانی قانون ہیں۔ جو فطرتی قوانین کا خدا ہے وہی روحانی قوانین کا خدا ہے۔ کسی کسان سے پوچھو کہ اناج کی زندگی کیونکر ہوتی ہے۔ جواب دے گا موت سے پس ہم بھی اس زندگی کے واسطے کھاد بن جائیں۔ گیہوں بنجائیں دیہ و مسیح کی خدمت اور روحوں کی نجات کے لئے۔

دویم۔ اور نئے زندگی سے اعلےٰ زندگی ہوگی۔

سوئم۔ کسی شخص نے انگریزی لفظ (Sin یعنے گناہ کی نسبت تحریر کیا کہ اس کا درمیانی حرف (I) آئی ہے جس کے معنے میں ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اگر خودی خود سے نکلجائے تو خدا کا بڑا کام ہوگا۔

پولوس فلپیوں کے خط کے ۲ باب میں مسیح کا نمونہ پیش کرتا ہے کہ اس نے خدا ہوکر اور خدا کے برابر ہوکر خادم کی صورت پکڑی کیا ضرورت تھی کہ مسیح موت کا مزہ چکھے جبکہ دو شخص زندہ یعنی بغیر موت کا مزہ بغیر چکھے آسمان پر گئے۔ نہ کیا مسیح کا جانا غیر ممکن تھا۔ پر مسیح فی الحقیقت مؤا۔ وہ سب بے دینوں کے لئے موا۔

پھر پولوس نے گلتیوں سے کہا میں مسیح میں مرگیا اور اسی کے لئے جیتا ہوں۔ پولوس کی دلیل پختہ تھی۔ اس نے ہر قسم کی تکلیف برداشت کی۔ غلاموں کو اُٹھالیا۔ کوڑے کھائے۔ قید ہؤا۔

چہارم۔ مسیح کی موت کا حاصل۔ تمام دنیا میں چالیس کروڑ عیسائی موجود ہیں یہ مسیح کی موت کا حاصل ہے۔ آپ کی موت کا پھل کیا ہوگا۔ جب آپ کے وسیلے کوئی روح بچ جاوے وہ آپ کی موت کا پھل ہوگا۔ مصر کے ایک مقبرہ میں کسی نے لاش کے ساتھ چند دانہ گندم کے بھی رکھ دیئے تھے۔ اتفاق سے کئی ہزار برس بعد جب برآمد ہوئے تب اُن کی تشخیص کی گئی کہ آیا کچھ زندگی بھی ہے یا مردہ ہوگئے۔ وہ مرے نہیں گئے تھے۔ پھر جب زمین میں بوئے گئے تو پھلدار ہوئے۔

آپ نے مرحوم جرنل بوتھ صاحب اور ہندوستان کے آسپاٹ ڈیکن پادری احسان اللہ صاحب کی کامیاب زندگیوں کا بیان کیا۔

مردوار کی نہر پر جو بنائی گئی وہ کوئی بڑا کام نہیں معلوم ہوتا۔ پر آپ اُس کے قریب جاکر دیکھیں اور غور کریں کہ وہ کتنے کھیتوں زمینوں اور باغوں کو سیراب کرتی ہے۔ کاشکہ آج کسی دل میں روحانی نہر کھودی جاوے۔ ایک لڑکا جس کو دق کا عارضہ تھا۔ جب وہ مرنے پر تھا ایک پادری صاحب اُس کے پاس گئے اور اس کو اُداس دیکھکر کہا تم اس قدر فکرمند اور گھبراہٹ میں کیوں ہو؟ اس نے کہا صاحب مجھکو افسوس ہے کہ میں اپنے منجی کے پاس خالی ہاتھ جاتا ہوں۔ پادری صاحب نے اسی خیال پر یہ گیت بنایا۔

کیا میں خالی ہاتھ سے جاؤں۔ اپنے پیارے یسوع پاس
ایک بھی روح نہ لے کے جاؤں۔ اس کا خادم ہوکے خاص

خادم

ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔ دیرہ دون۔

پادری نورمن صاحب کا دوسرا لکچر

مضمون۔ کیا سبب ہے کہ بہت سے مسیحیوں کی زندگی بگڑ جاتی ہے۔

میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ نجات سے محروم اور ہلاک ہونگے پر مسیح کی گواہی دینے میں لوگوں کو مسیح کے پاس لانے میں دعا و کلام کے پڑھنے میں عبادتوں میں آنے سے سست و بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ بتیسمہ یافتہ کی ہلاکت اور نجات سے محروم ہونا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔

میں چار آدمیوں کی زندگی کے بگڑ جانیکا ذکر کرونگا۔

اوّل۔ عیسو۔ فرزند اضحاق

اس نے شروع ہی میں اختیار کرنے میں غلطی کی۔ بھوک سے اُس کی عقل بگڑ گئی۔ بے صبری سے پہلوٹھے پن کا حق کھو دیا۔

عبرانیوں کے خط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے توبہ کرنی چاہی۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ توبہ کا موقعہ بھی نہیں ملتا پر وہ چیز جو جاتی رہی پھر نہیں ملتی۔ اب بھی ہزاروں عیسو ہیں جو تھوڑی سی دال روٹی کے واسطے اپنی آئندہ کامیابی و خیالی اور خوشی کو فروخت کر دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کون بلا ہوگا +

عیسو پگھوں کا سردار تھا۔ وہ جلدی اور بے صبری میں درستی سے اگنا بھی بھول گیا اس کی زبان بھی بگڑ گئی۔ کہا اس لال لال میں سے مجھکو دے۔

عیسو نے اپنے حق ولادت کو حقیر جانا۔ جان میکلن صاحب جو آسٹریلیا کے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ لوگ اس حق ولادت کی پرواہ نہیں کرتے۔

چاہئے کہ ہم عیسو نہیں یعنے فانی اور دنیوی چیزوں کی توقیر اور آسمانی اور روحانی چیزوں کی بے قدری کریں۔

دوسرا شخص۔ اسرائیلیوں کا پہلا بادشاہ۔ ساؤل تھا۔ جو قدو قامت میں بڑا اور حسین بھی تھا۔ کچھ دیر تک اُس کا بیاہی ہوئی۔ پہلے اس میں حلیمی تھی۔ جب لوگ اس کو بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ تو وہ چھپ گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ مجھکو بادشاہ کہیں۔ پھر وہ روح کی برکت بھی پائے ہوئے تھا یہاں تک کہ کہاوت ہوئی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے۔

اس کی شروع زندگی کا حصہ اچھا معلوم ہوتا ہے پہلی غلطی جو اُس نے کی وہ بے صبری تھی۔ وہ خدمت جو سیموئیل کو کرنی تھی۔ اُس کے آنے سے پہلے آپ ہی کرلی یعنی قربانی آپ ہی چڑھائی۔

دوسری غلطی۔ حکم عدولی تھی۔ بحکم خدا سیموئیل نے فیصلہ قرار دیا چکا تھا کہ بعد فتح کے عمالیقیوں کی ہر ایک چیز حرم کر دیجائے پر ہائے لالچ۔ اُس نے اچھے اچھے جانوروں کو بچا رکھا۔ جب سیموئیل آیا اُس نے پوچھا کیا سب کچھ حرم کر دیا گیا۔ کہا ہاں۔ تب سیموئیل نے کہا پھر یہ میانے کا شور کہاں سے آتا ہے۔ ہائے بیٹے سیموئیل نے غصہ سے عمالیقیوں کے بادشاہ کے سب باقی ماندہ چیزوں کو ہلاک کیا۔

یاد رہے کہ نافرمانی اور لالچ ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں کوئی کیوں نہ ہو جو خدا کے حکم کی نافرمانی اور خلاف کرے گا۔ وہ گر جائے گا۔

جولیت سے لڑا۔ پھر ایک بھی سوچ سے تسلی اور مدد چاہی۔ دیکھو ایک عابد اور ممسوح بادشاہ بگڑ گیا۔ ایک بہادر بادشاہ دشمنوں سے رگید اگیا اور خودکشی کرکے مرگیا۔ افسوس وہ اونچے سے نیچے گر گیا۔ کاش کہ الٰہی حکم مانتے ہیں ہم عقاب ہوں نہ کہ سور نی۔

تیسرا شخص۔ عزیاہ بادشاہ تھا۔ روکپن میں اس کی زندگی اچھی رہی۔ ملک بہت بڑھ گیا۔ پر جب اپنی بڑھتی کو دیکھا۔ تب مغرور ہو گیا ایک دن ہیکل میں مذبح پر بخور دان لے کر چلا گیا۔ جہاں صرف کاہن ہی جا سکتے تھے۔ اور جو کام صرف کاہنوں ہی کا تھا۔ اگرچہ اسی کاہنوں نے متفق الرائے ہو کر اس کے اس قصور پر اس کو دھمکی بھی دی پر وہ نہ مانا۔ آخر خدا کی طرف سے اُس کی پیشانی پر کوڑھ ہو گیا اور اُس کی باقی زندگی ایک شاہی کوڑھی خانے میں کٹی کیا سبب گھمنڈ اور غرور۔ بھائیو ہم تو صرف مٹی کے برتن میں فقط دو پیسے کے گھڑے۔

جان جین صاحب نے ایک دفعہ ایک مجرم کو پھانسی کو لیجاتے دیکھکر کہا۔ اگر خدا کا فضل میرے ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی پھانسی پر جاتا۔ کون سا گناہ ہے جو ہم نہیں کرتے۔ چھوڑ دو عزت و تعریف کا خیال۔ خالی کردو آپ کو۔ مودی صاحب کبھی اپنی تعریف کا خیال نہیں کرتے تھے۔ جنرل بوتھ صاحب جو مکتی فوج کے بانی ہوئے۔ انھوں نے کہا مجھ سے بڑے بڑے دانا اور امیر ہیں اور ہونے پر جو کچھ میرے پاس ہے۔ سب خدا کے لئے ہے۔

اب ایک سوال ہے۔ کیا یہ کوئی ضروری بات ہے۔ کہ جو زندگی بگڑ جاوے وہ پھر نہ بنے۔ ہاں ان تینوں کی زندگی آخر تک بگڑی رہی پھر ایک اور چوتھا شخص ہے جس کی زندگی بگڑ گئی وہ چوتھا شخص پطرس تھا جو مسیح کے ساتھ تین برس رہا۔ اُس نے مسیح کا تین بار لعنت کے الفاظوں سے انکار کیا۔ پھر جب مسیح کی آنکھوں کو دیکھا تو باہر جاکر زار زار رویا۔

اس نے آنسوؤں کے ساتھ توبہ کی۔ جب مسیح زندہ ہو گیا تب مستورات سے کہلا بھیجا کہ میرے شاگردوں کو کہو۔ پطرس کا اکیلا نام کیوں لیا؟ تاکہ پطرس کو معلوم ہو جاوے کہ میرا قصور اور گناہ معاف کیا۔ پس تین ہی مرتبہ پطرس نے مسیح کی محبت کا اقرار کیا۔ پنتیکوست کے تہوار پر کون چنا گیا پطرس جسکے وعظ سے تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے۔ ہر ایک آپ کو جانچئے اور پطرس اور داؤد کی طرح توبہ کرے۔ خدا ہر ایک سچی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ اور تائب کو کھڑا کرتا ہے۔

راقم۔ ایم۔ سی نیوٹن گل۔ ڈیرہ دون۔

ریویو

منشی عبدالرحیم صاحب امرتسری کی تصنیف کردہ

سائیکل ٹیچر

میرے پاس یہ کتاب سائیکل ٹیچر ریویو کے لئے آئی ہے۔ جس میں لائق مصنف نے نہ صرف سائیکل کی سواری۔ بلکہ ہر ایک قسم کی مرمت کے متعلق مفصل طور پر باتصویر پرزوں کا جوڑ توڑ نہایت عمدگی سے کرکے دکھلایا ہے۔

ہونہار مصنف نے اس کتاب میں ۲۱ تصویریں دی ہیں جنکے نیچے مفصل تشریح درج ہے جن کے دیکھنے سے ایک مبتدی اعلےٰ درجہ کا سوار صرف ۳ دن کی مشق سے بن سکتا ہے۔ علاوہ اس کے ہر ایک پرزے کی تصویر معہ تشریح تاکہ خریدار بازاری مرمت کے اخراجات سے محفوظ رہے۔ میری دانست میں یہ ایک لاثانی اور مفید کتاب ہے۔ اس کی نظیر اب تک دیکھنے سننے میں نہیں آئی۔ اس کا رکھنا ہر ایک شائقین کے لئے نہایت ضروری ہے۔ چاہے وہ سوار ہو یا مبتدی۔ قیمت صرف پانچ آنہ (علاوہ محصولڈاک) بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ۔ **مینجر اکسیر ایجنسی بھٹی قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور۔**

راقم عبدالکریم۔ دفتر اخبار نور افشاں

روزنامہ اخبار وطن بوجہ مالی خسارہ کے بند ہو گیا ہے۔ غالباً روزانہ اخبار زمیندار نے اس کو زک دی ہے۔

۲۰ جون (لندن) ہسپانیہ کی شہزادی کے ہاں ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہے۔



اینڈریو پیٹرسی۔ایم۔ایس۔امرتسر

گذشتہ سال چرچ مشن سوسائٹی کے کئی ایک سرگرم مسیحی دنیا فانی سے راہی ملک عدم ہوئے۔ گو اب اُن کا واپس پھرنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ پر اُن کی یادگاریں قائم ہیں۔ اور قائم رہیں گی کیونکہ اُنہوں نے خود کو خداوند کی رضا پر چھوڑا ہوا تھا۔ دعا ہے کہ خداوند اُن کو اپنی جناب سے اعلےٰ اجر عنایت فرما دے

اُن میں سے دو بندہ سے پوری واقفیت رکھتے تھے دونوں ایکزیکٹو کمیٹی کے ممبر تھے۔ جو کہ سی۔ایم۔ایس یو۔پی میں کام کرتا تھا۔

ان دونوں میں سے اینڈریو پیٹر سے میری زیادہ واقفیت تھی۔ اُس کی شروع ملازمت ۱۸۹۵ء میں بعہدہ ہیڈ ماسٹر اے۔ وی مڈل سکول سی۔ایم۔ایس مجیٹھہ میں مسٹر حیدر جی سابق ہیڈماسٹر کی جگہ پر ہوئی جو کہ نارووال مشن سکول میں تبدیل کئے گئے تھے۔

ان دنوں میں ایک بڑی بھاری مشکل مجیٹھہ میں درپیش تھی کہ وہاں پر آریوں نے ایک سکول ایجاد کیا تھا۔ اور وہ مشن سکول کی سخت مخالفت میں تھے۔ مگر اس نیک نہاد شخص نے اپنے تھوڑے وقت میں اپنی نیک مزاجی کے ذریعہ سے ان اشخاص کے متعصبانہ خیالات پر فتح حاصل کی نیز ان کا سکول سٹاف ایسا گرویدہ ہوا کہ اُن کا شاگردوں پر بڑا اثر پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۷۰ لڑکوں کی تعداد سے ۲۰۰ تک ترقی ہوئی۔

بعد ازاں آپ ۱۹۰۲ء میں سی۔ایم۔ایس امرتسر ہائی سکول میں تعینات کئے گئے۔ اور انہوں نے اپنے محبتانہ برتاؤ سے لوگوں کو ایسا مطیع کیا جو کہ اُن کے حق میں مفید ثابت ہوئے۔ چونکہ اُن کو خود کھیلوں میں مذاق تھا۔ اسلئے ان کی یہ کوشش رہی کہ یہ سب کھیلوں میں ہوشیار ہوں اس مبارک وقت میں جبکہ آپ امرتسر سکول میں تھے۔ ان کی سادہ دلی اور محبتانہ میل ملاپ کے باعث لوگ ان کی بے حد عزت کرتے اور اُن کی عدم موجودگی میں اُن کے ثناخواں ہوتے تھے۔ اور یہ تعریف ان کی محض اُن کی مذہبی سرگرمی پر منحصر تھی بسبب آپ کی اُن حرکات وسکنات کے آپنے سکول کے کام میں بے حد ترقی کی۔

ان دو یا تین سالوں میں جب تک کہ وہ امرتسر میں رہا۔ اُس نے اپنے آپ کو خداوند کے کام کے لئے مخصوص کیا اور جہاں تک اُس نے اس کام میں دلچسپی لی محض خداوند کی خاطر سے تھی بہت سے عیسائی کارندے بسبب اُس کے چُھٹتے ہوئے تیار بہ تیار جوابوں کے اس کو اپنا ایک دلیر مددگار سمجھتے تھے۔ اور جب اُن کے پست ہونے کا موقعہ پاتے وہ بھی ہوتے۔ ایک اور صاحب بھی تھا جو اس کے ساتھ باہم سکول کانگریشن پریچنگ اور کمیٹی میں تعلق رکھتا تھا۔

میں مسٹر پیٹر کی سادگی اور غربی خوشی سے پیش کرتا ہوں آپ گذشتہ نومبر کو معمولی سی مرض سے ہمیشہ کے لئے اس دنیا فانی سے عالم جاودانی میں چل بسے۔

اُن کے بعد ایک بیوہ اور دو چھوٹی لڑکیاں ان کی غم مفارقت کے لئے موجود ہیں۔

اے۔ سی۔ کلارک۔ بٹالہ

---

۲۰ جون ۱۹۱۳ء کا دن

راولپنڈی میں ۲۰ جون ۱۹۱۳ء کو جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر وائسرائے و گورنر جنرل ہند کے یوم تولید کی تقریب سعید پر مشن ہائی سکول کے طلبا معہ مدرسین سکول پاکیزہ اور ستھرے لباس سے ملبوس ہو کر سکول کے ہال میں جمع ہوئے سکول ہذا کے مدرسین اور طلبا نے اس مبارک تقریب پر جو نظمیں تیار کی تھیں پڑھیں اور حاضرین محظوظ ہوئے۔ دوران جلسہ میں جناب انسپکٹر صاحب سکولز راولپنڈی سرکل و وائس پریذیڈنٹ صاحب انتظامیہ کمیٹی جلسے کی کارروائی کے ملاحظے کو تشریف لائے۔ شیرینی تقسیم ہونے سے قبل ہیڈماسٹر صاحب مشن سکول نے نظمیں پڑھنے والے طلبہ کو درجہ وار تین روپیہ دو دو روپیہ ایک روپیہ انعام تقسیم کیا۔ سکول کے چپڑاسیوں کو لنگیاں انعام ملیں۔ تقریباً دو دو آنے کی شیرینی ہر طالب علم کو دینے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہوتے ہی جناب لارڈ صاحب موصوف کو مندرجہ ذیل تار دیا گیا۔

مضمون تار

بحضور جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر وائسرائے ہند شملہ

امریکن مشن ہائی سکول راولپنڈی کے ۱۱۰۰ گیارہ سو طلبہ اور پچاس اُستاد آپ کے جنم دن پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کو دراز یٔ عمر بخشے اور یہ دن سالہا سال تک دکھاوے۔

ہیڈ ماسٹر امریکن مشن ہائی سکول راولپنڈی

آج جناب لارڈ ممدوح سے مندرجہ ذیل جواب بذریعہ تار موصول ہوا۔

مضمون تار

مجھے حکم ہوا ہے کہ آنحضور وائسرائے صاحب بہادر کی طرف سے آپ کے سکول کے طلبہ اور اُستادوں کا شکریہ ادا کروں آپ کی پیاری مبارکبادی کے لئے جو آپ نے آنحضور وائسرائے صاحب بہادر کے جنم دن پر بذریعہ تار اظہار کی۔

پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے صاحب بہادر

الراقم

مسٹر بی سیموئیل ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول راولپنڈی

۲۴ جون ۱۹۱۳ء

انگلش ٹیچر

یوں تو بہت سی انگلش ٹیچرز ہر جگہ موجود ہیں۔ مگر ہمارے پاس ریویو کے لئے جو انگلش ٹیچر **جناب بابو عبد الغنی صاحب آرڈر سپلائر** نے بھیجی ہے۔ بیشک گوہر نایاب ہے

اس کے مصنف نے نہایت عمدگی سے انگریزی زبان کا ذخیرہ اس کتاب میں درج کرکے ناظرین کو حیران و ششدر بنا دیا ہے۔

ایک مبتدی انسان جو انگریزی زبان سے قطعاً واقفیت نہیں رکھتا۔ اس کو شروع سے آخر تک ختم کرنے کے بعد اُس کی لیاقت انٹرینس سے کسی حالت میں کم نہ ہوگی۔ اور اس پہ طرہ کہ بیچ ہی میں قاعدہ و گرامر بھی درج ہے۔ اور ساتھ ہی اس کو مفصل طور پر سمجھایا بھی گیا ہے تاکہ موٹے سے موٹے دماغ کا انسان بھی اس سے بغیر فایدہ اُٹھائے نہ رہے۔

ہر ایک محاورہ کے الفاظ اور ان کے معنے و نیز ترجمہ کے لئے آسان اور مشکل فقرے۔ جنکا ترجمہ بھی کرکے دکھلایا گیا ہے۔ غرضیکہ نایاب کتاب ہے۔ باوجود ان سب باتوں کے قیمت صرف **ایک روپیہ تین آنہ (عہ)** معہ محصولڈاک ہے۔

نوٹ:۔ صفر کتاب ۱۶۰ بڑا سائز اور مجلد ہے۔

ملنے کا پتہ

بابو عبد الغنی آرڈر سپلائر شیخ پورہ سٹریٹ

لودیانہ۔ پنجاب

الراقم:۔ عبد الکریم۔ دفتر اخبار نور افشاں لودیانہ

سردار دل جیت سنگھ بذریعہ انتخاب امپیریل لیجس لیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کا استحکام رکھا ہے۔

روح القدس کی تلڑی ڈوری

روح القدس کی بھرپوری کا راز

توکل یا بھروسہ

گزشتہ سے پیوستہ

(۳)

اس سے ہم دیکھتے ہیں کہ:۔

۴۔ **کہ روح القدس کے ظہور کے لئے ہم کو اُس پر بھروسہ کرنا چاہئے**۔ خدا سے یہ مت کہو کہ تم کو کسی قسم کی بھرپوری کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی احساسات پر زور دو۔ کہ تمہارے اندر جذبہ کی زور دار لہر پیدا ہو یا ہی کسی دوسرے شخص کے تجربہ پر جو تم نے سنا یا کسی جگہ پڑھا ہے۔ اپنے خیالوں کو جمالو۔ ان کلام باتوں کی نسبت اس پر بھروسہ کرو۔ ہمارا میلان یہ ہے کہ ہم اپنی دل کی تبدیلی یا اپنے تئیں خدا کے سپرد کر دینے کے وقت ایک خاص قسم کے تجربہ کے حاصل کرنے کا خیال باندھ لیتے ہیں۔ جس کو ہم محسوس کرنے کی اُمید کرتے ہیں۔ اور اسمیں ہم کو عموماً مایوسی ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ خُدا ہماری نسبت بہت زیادہ جانتا ہے۔ کہ ہم کو کس قسم کے تجربے کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے تئیں اس کے سپرد کرتے ہیں کہ اپنی مرضی کے بجائے اُس کی مرضی کو قبول کریں اور بجالاویں تو کیا یہ مناسب اور بہتر نہیں ہے کہ جیسا اور باتوں میں ویسا ہی ظہور کے معاملے میں بھی محبت سے خدا کے تابع ہو جائیں اور جس قدر بھرپوری کا دینا وہ ہمارے لئے مناسب اور ضروری سمجھتا ہے۔ اسی قدر بخش دیتا ہے۔ پولس کو روحانی امور کے متعلق ایسے عجیب مکاشفے ہوا کرتے تھے۔ کہ اُس کے بدن میں ایک کانٹے کی ضرورت تاکہ وہ پھول نہ جائے۔ اس واسطے سب کچھ اُس پر چھوڑ دو۔ اُس کی پرواہ نہ کرو کہ وہ اچانک آوے یا آہستہ آہستہ۔ چپ چاپ ہو یا بڑے جوش والا۔ پُر شانتی یا بڑا زور والا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم وعدے کی شرائط پوری کریں۔ خدا خود ہمیشہ وعدے کے ایفا کرنے کا ذمہ اُٹھا لیتا ہے۔ وہ جو اپنے تئیں حوالہ کرنے وقت پورے طور سے مسیح کی صلیب کے تابع کر دیتا ہے۔ اور بھرپوری کے متعلق ہر قسم کے اندرونی تجربہ کو خدا پر چھوڑ دیتا ہے بہ نسبت اُس شخص کے جو پورے شاگرد ہونے کی شرائط سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اور اپنے وقت کو آگ کی سی زبانوں اور زور دار آندھی کی آواز کے سننے کی انتظاری میں خرچ کر دیتا ہے بہت جلد اور بہت زیادہ برکت حاصل کرتا ہے۔

اس سے زیادہ کوئی نقصان دہ بات نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ اپنی اندرونی زندگیوں میں دیکھتے رہیں کہ آیا خدا اپنے وعدے کو ہمارے تجربہ میں پورا کر رہا ہے یا نہیں۔ ایسے شخص کا حال اُس بچے کا سا ہے جو ہمیشہ بیج کو کھود کھود کر دیکھتا رہتا ہے کہ آیا وہ اب تک اُگا ہے یا نہیں۔ روح کی بھرپوری کے تجربہ کا تعلق خداوند سے ہے یہ محض اُس کے فضل کا کام ہے۔ اس نے وعدہ کیا ہے "میں اپنے تئیں ظاہر کرونگا" یہ میرا کام ہے۔ اس کو مجھ پر چھوڑ دو۔ ہمارے لئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم ان شرائط کو جنکا پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور جن کے وسیلے خدا کی برکت نازل ہوتی ہے پورا کردیں اور جو کچھ خدا کا کام ہے اُسکو توکل کیساتھ اس کے کرنے کے لئے چھوڑ دیں۔ باقی دارد۔

اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی مولوی فیض رسول صاحب بی۔ اے منصف مقام ڈسکہ ضلع سیالکوٹ — درجہ دوم مقدمہ دیوانی نمبر ۱۳/۴۳

مسٹر ھمنت رام قوم عیسائی ساکن کوٹ ڈسکہ تحصیل ڈسکہ بذریعہ سردار رشب دیو سنگھ وکیل بنام عنڈرایا ولد پی۔ این دتہ قوم عیسائی ساکن ساہو والہ تحصیل ڈسکہ مدعا علیہ۔

دعوے مالیتی عہ بابت تمسک اختتام

چونکہ درخواست وکیل مدعی سے ثابت ہوکہ مدعا علیہ قتل لینے عمداً پہلو تہی و گریز کرتے ہو اسواسطے اب آپ بذریعہ آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری ہوکر حکم دیا جاتا ہے کہ اگر اب بھی تم تاریخ ۱۰ اجولائی ۱۹۱۲ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت ہوکر پیروی اجوابدہی اس مقدمہ میں نہ کروگے تو تمہاری نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی فقط۔ آج بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہمارے کے جاری کیا گیا ۱۱ جون ۱۹۱۲ء



شعر و سخن

غزل

ابتدا میں جب عدم میں تھا جہاں تو ہی تو تھا
یہ جہاں جو آشکارا ہے وہاں تو ہی تو تھا۔

رہنمائے گمرہاں و بیکساں تو ہی تو تھا
نوح کی کشتی کا اصلی بادباں تو ہی تو تھا

اس جہاں میں کچھ نہ تھا ظاہر طرف جو کا مکان
زندگی تجھ سے ہوئی جان جہاں تو ہی تو تھا۔

رات دن شام و سحر ہر لحظہ اور آٹھوں پہر
حاضر و ناظر تو ہی تھا لامکاں تو ہی تو تھا

دل وے قدرت میں تیری ہے بھلا کس کی مجال
بے نشاں سے جو ہوا آخر نشاں تو ہی تو تھا۔

ذات سے تیرے ہوئی عشق و محبت کی نمود
جان تک فدیے میں دیدی درمیاں تو ہی تو تھا

اے مسیحا چھوڑ کر تجھ کو کہاں جائے ثمرؔ
جس کے دل کا جب ازل میں تخمیاں تو ہی تو تھا

راقم آر۔ حاکم رائے۔ ثمر۔ جے پور راجپوتانہ

انتخاب الاخبار

بھارت ورش میں پھانسی کی سزا

اس وقت کتنے ہی مہذب دیشوں کے دو دوانوں نے تسلیم کیا ہے کہ مجرموں کو پھانسی کی سزا دینا بہت ہی برا ہے۔ اور کتنے ہی سبھیہ دیشوں سے پھانسی کی سزا اٹھ گئی ہے۔ اس وقت کے بہت سے دور اندیش عالموں کی یہ رائے ہے کہ جو لوگ زہتیا جیسے برے کام کرتے ہیں وہ پاگل ہوتے ہیں۔ پاگل خانے میں ان کی چکتسا ہونی چاہئے۔ کنتو در بھاگیہ کی بات ہے کہ ہمارے دیش انیک سولین و چارک بیسویں صدی کے بڑہی مانوں کے اس سدہانت کی پرواہ نہ کر بھارت واسی اپرادھیوں کو پھانسی کی سزا دیتے ہیں۔ کتنے ہی ستھانوں میں دیکھا گیا ہے کہ سولین افسر جنہیں پھانسی کی سزا دیتے ہیں۔ ہائیکورٹ کے جج انہیں یکبارگی ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آسام کے سابق چیف کمشنر سر ہنری کاٹن نے اس ورشہ میں ایک لمبا لیکچر لکھا ہے۔ اس لیکچر میں انہوں نے دکھایا ہے کہ ۱۹۱۱ء میں سولین افسروں نے ۷۷۹ آدمیوں کو پھانسی کی سزا دی۔ ہائیکورٹ اور چیف کورٹ کی رائے میں ان میں سے ۲۸۸ اور شاسن کرتاوں کے وچار سے ۳۱ دکھیتوں کو پھانسی کی سزا روہوگئی۔ یعنی ۴۰ فیصدی اپرادھیوں کو سولین وچارکیوں نے جو سزا دی ہے وہ ان کے اپرادھ کی نسبت سخت سمجھی گئی ہے۔ سولین افسروں نے کس صوبے کے کتنے آدمیوں کو پھانسی کی ہے۔ اس کا حساب ذیل میں دیا جاتا ہے۔

نام صوبہ	پھانسی کی سزا کا حکم	نام صوبہ	پھانسی کی سزا کا حکم
مدراس	۷۲	پنجاب	۱۳۹
بمبئی	۸۰	برما	۱۲۵
بنگال	۱۹	بہار و اڑیسہ	۳۰
یکت پردیش	۲۰۰	آسام	۹
مدھیہ پردیش (ممالک متوسط)	۵۲	کورگ	۲
شمال مغربی سرحدی صوبہ	۴۴	انڈمین جزیرہ	۹

کل ۷۷۹

ان پھانسی کی سزاؤں کے خلاف ہائی کورٹ اور چیف کورٹ میں جو اپیل ہوئی تھی ان میں سے کیول ۲۸۸ آدمی بری کر دیئے گئے۔ مختلف صوبوں کے لحاظ سے ان کی سنکھیا اس پرکار ہے

نام صوبہ	رہائی یافتگان کی تعداد	نام صوبہ	رہائی یافتگان کی تعداد
مدراس	۱۹	بہار و اڑیسہ	۱۲
بمبئی	۲۲	آسام	۲
بنگال	۹	مدھیہ پردیش	۱۵
یکت پردیش (صوبہ متحدہ)	۷۵	شمال مغربی سرحدی صوبہ	۳۱
پنجاب	۵۳	کورگ	۲
برما	۴۱	انڈمین	۱

کل ۲۸۸

شاسن و بھاگ سے جن لوگوں کو پھانسی سے رہائی ملی ہے۔ ان کی سنکھیا اس طرح ہے۔

نام صوبہ	رہائی یافتگان کی تعداد	نام صوبہ	رہائی یافتگان کی تعداد
مدراس	۱	بہار و اڑیسہ	..
بمبئی	۵	آسام	..
بنگال	..	مدھیہ پردیش	۳
یکت پردیش	۶	شمال مغربی سرحدی صوبہ	۲
پنجاب	۷	کورگ	..
برما	۷	انڈمین	..

کل ۳۱

ہر صوبہ میں کتنے آدمی پھانسی پر لٹکائے گئے ہیں ان کی فہرست ذیل میں دیجاتی ہے۔

نام صوبہ	پھانسی یافتگان کی تعداد	نام صوبہ	پھانسی یافتگان کی تعداد
مدراس	۵۲	بہار و اڑیسہ	۱۸
بمبئے	۳۳	آسام	..
بنگال	۱۰	مدھیہ پردیش	۶۰
یکت پردیش	۱۳۰	شمالمغربی سرحدی صوبہ	۱۵
پنجاب	۷۵	کورگ	..
برما	۷۷	انڈمین	۸
		کل	۴۵۰

کسی پرانت میں کتنے آدمی بستے ہیں وہ حساب جاننے سے معلوم ہوگا کہ کہاں کس حساب سے پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔ پاٹھکوں کی واقفیت کے لئے نیچے ہم ہر ایک پردیش کے نواسیوں کی سنکھیا پرکاشت کرتے ہیں۔

نام صوبہ	آبادی
مدراس	۴۴،۴۰۵،۰۰۰
بمبئے	۱۹،۶۷۲،۰۰۰
بنگال	۴۶،۰۰۰،۰۰۰
یکت پردیش	۴۷،۱۸۲،۰۰۰
پنجاب	۱۹،۹۷۴،۰۰۰
برما	۱۲،۱۱۵،۰۰۰
بہار و اڑیسہ	۳۵،۸۰۰،۰۰۰
آسام	۵،۰۰۰،۰۰۰
مدھیہ پردیش	۱۳،۹۱۶،۰۰۰
شمالمغربی سرحدی صوبہ	۲،۱۹۶،۰۰۰
کورگ	۱۶۴،۰۰۰
انڈمین	۲۶،۰۰۰
کل آبادی	۲۳،۸۹۶۰،۰۰۰

کس پرانت میں کتنے آدمیوں میں ایک آدمی کو پھانسی ہوئی ہے۔ اُس کی سوچی ہے۔

نام صوبہ	کتنے آدمیوں میں سے ایک کو پھانسی ملی
مدراس	۹۷۶۰۰
بمبئی	۳۷۱۰۰۰
بنگال	۴،۲۰۰،۰۰۰
سنیکت پرانت	۳۹۳۰۰
پنجاب	۲۵۳۰۰
برما	۱۵۷۰۰۰
بہار و اڑیسہ	۱،۹۰۰،۰۰۰
آسام	..
مدھیہ پردیش	..
شمالمغربی سرحدی صوبہ	۱۴۶۰۰۰
کورگ	-
انڈمین جزیرہ	۲۳۰۰

سر ہنری کاٹن نے لکھا ہے کہ فہرست دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یوپین افسر بھارت میں پھانسی کی سزا دینے کے بہت ہی حق میں ہیں ہم لوگ شاسن وبھاگ میں شکشت ہو کر نیاے وبھاگ میں کام کرتے ہیں اسی سے ایسا ہوتا ہے۔ سر ہنری کاٹن نے اس وشے کی طرف سرو کمیشن کا دھیان کھینچا ہے۔ آشا ہے کمیشن اس وشے کی اور دھیان دیگی۔ سال زیر بحث میں یکت پردیش میں دو سو ایک آدمیوں کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ اُن میں ایک سو بیس پھانسی پر لٹکائے گئے۔ اسی سال بنگال میں انیس آدمیوں کو پھانسی کی سزا ہوئی اور اُن میں دس سولی پر چڑھائے گئے۔ ان دونوں پرانتوں کی جن سنکھیا برابر ہے۔ لیکن ان دونوں پرانتوں کے پھانسی پانے والے لوگوں کی سنکھیا میں بھاری فرق ہے۔ اب پرشن یہ ہے کہ کیا سچ مچ بنگال دیش میں اس ورش خون اتنے کم ہوئے کنتو نہیں۔ سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا سال میں بنگال میں ۲۷۳ منش خونیوں دوارا مارے گئے تھے۔ جب اتنے منشیوں کا خون ہوا تب انیس ہی منش پھانسی پر کیوں لٹکے۔ ہمعصر سٹیٹسمین کہتا ہے کہ کتنے ہی خونی مقدموں میں اپرادھی پکڑے ہی نہیں گئے۔ جو پکڑے گئے اُن میں زیادہ تر کافی ثبوت نہ ملنے سے چھوٹ گئے۔ کئی مجرموں کو پھانسی کی سزا ہلکر قید دی گئی۔ وغیرہ وغیرہ۔ پرکاش

حالات جاپان اُردو	۳ر۸ر	اہلِ ہنود کے تیوہار	۶پائی	مسیح کے خاص دوست	۸ر
شریف بیبیاں	۳ر۶ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقائق	۸ر
چند لیلا سادھنی اُردو ۲ر ۶ر گورمکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بے گناہ نبی	۳پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳پائی
سیر ہند	عمہ	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
بچوں کی پرورش	۱ر	حیات پولوس	۴ر	اسماء الٰہی	۳پائی
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳پائی
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
دو سوال زناشنگ تعلیم کا رواز روئے فلاسفی)	۳ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳پائی
سورج پرکاش ۴ر ۶ر مجلد	۱۲ر	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳پائی
ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی	۶ر	رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	قرآن	۳پائی
ملکہ روت کا احوال "	۶ر	تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر	۹ر	سچا اسلام	۳پائی
موسیٰ کا احوال "	۶ر	دولت لازوال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر	یسوع مسیح	۳پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	" رومن اُردو	۸ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
ویدک تصنیفات	۱ر	عزت بےمثال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر	سورہ فاتحہ	۳پائی
اصلاح تمدن	۵ر	" رومن اُردو	۸ر	ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
اصلاح زراعت	۱ر	اصلاح اخلاق	۴ر	خدا ہمارا باپ	۳پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی	شادی کی بابت خیالات	۱ر	انصاف کا دن	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"	سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی	فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶
ویدوں کی ازلیت	۵پائی	صفائی کی ضرورت	۳پائی	لفظ دیو کی دیانتدی تفسیر۔ رگوید میں سے	
پرستش حیوانات	۳پائی	دعوتِ اسلام	۶پائی	بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔	
تیرتھ	۶پائی	مسیح کا نمونہ	۸ر	گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ وہری
صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلورڈ ڈائین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہو۔ریاحی درد۔مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔اسہال۔ا تون کے دست ہیضہ کے لئے یہ نہایت مفید ہو۔ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے ہنوائی ہو دیگر قیمتی کلورڈائن کے برابر ہو اور قیمت ارزاں ہو قیمت ۸ر شیشی محصول ڈاک ۵ر ۱۲ر شیشی للعہ محصول ۱۰ر

پین ہیلر

اندرونی درد پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہو۔اندرونی۔بیرونی درد موچ۔چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔کمر کولہا۔پنجر۔گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہو ڈاڑھ سوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہو قیمت ۱۲ر شیشی ڈاک محصول ۵ر+

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ۷۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ہر ایک مسیحی مرد او رعورت اس کا ممبر ہو سکتا ہو اور نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹوں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں+

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں+

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہو اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں

قیمت عہ محصول ۲ر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہو۔اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہو درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں۔اور زیادہ کی بھی ضرورت ہو۔یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہو قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہو۔باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۱ر فی نمبر لیا جاتا ہو+

درخواستیں بنام پادری ای۔ایم ویری۔ڈی۔ڈی۔آنریری سکرٹیری۔سی۔ایل۔ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیے

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	[illegible]
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی	[illegible]
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد	[illegible]
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ۔نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں+

اطلاع ضروری۔(۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط وملط سفر و نشر بھیجہ دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہو مضمون کے صفحہ وار ہونا ضروری ہو۔ایڈیٹر+

سی۔بی۔ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔قیمت رکشا لعہ سے صہ کرونول لعہ+

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں+

(پنڈت جے۔وی ہیرونز صاحب پبلشر۔ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا)